page 1
10/07/21

M.A Islamic Studies Sem I paper 106.
Topic: Goldziher
By. Dm Mamtaz Alam Razvi

عنوان: گولڈزیہر

گولڈزیہر کا اصل نام Ignaz Goldziher ہے اردو میں اگنیز اجناس گولڈزیہر کہا جاتا ہے۔
آپ کی ولادت ۲۲ جون 1850ء میں ہنگری کے ایک شہر میں ہوئی وہ نسلاً
یہودی تھے۔ لکھنے پڑھنے کا شوق فطری تھا اسلئے پانچ سال کی عمر میں عہد
عتیق کا مطالعہ شروع کیا محض سولہ سال کی عمر میں جبکہ وہ اسکول ہی میں تھے
فلسفہ اور فارسی و ترکی کے کلاسوں میں شرکت شروع کر دی۔ اعلیٰ تعلیم کے
حصول کو ہنگری گورنمنٹ نے وظیفہ دیا اور وہ جرمنی آ گئے برلن اور لیڈن (لیپزگ)
کی یونیورسٹیوں سے استفادہ کیا بیس سال کی عمر میں ڈاکٹریٹ کی وطن
واپس آکر 1872 میں بوڈاپسٹ یونیورسٹی میں وزیٹنگ لیکچرر ہو گئے

گولڈزیہر کے علمی کام:

بارہ برس کی عمر میں گولڈزیہر نے عبرانی زبان میں
جو مناجاتیں ہیں ان کی اصل اور ان کی اقسام پر ایک مقالہ لکھا
اور اسے شائع کر دیا وہ قاہرہ میں اپنے والد کی سخت
علالت کے باعث جو مرض الموت ثابت ہوئی زیادہ قیام نہ کر سکا
اور وطن آ گئے پھر یہاں رہ کر ان کے گھر کا تجارتی کاروبار بھی انہیں دیکھنا
پڑا اور حکومت کی طرف سے کسی حوصلہ افزائی کی امید بھی
نہیں۔ ان تمام مشکلات اور موانع کے باوجود گولڈزیہر نے باقاعدہ
و باضابطہ اسلام کا تحقیقی مطالعہ انہماک اور کامل توجہ و یکسوئی
کے ساتھ جاری رکھا چنانچہ ان کے علمی کارنامے 1874 میں اشاعت پذیر ہوئے
تو علوم شرعیہ اور خصوصاً اسلام اور اس کے متعلقات
کے ایک جدید طرز کے محقق کی حیثیت سے لوگوں کی نگاہیں
ان کی طرف اٹھنے لگیں اور یہی واقعہ ان کی شہرت کا نقطۂ
آغاز بنا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ہنگری میں سامیوں کے خلاف
تحریک بڑے زور و شور سے چل رہی تھی اور اس بنا پر یہودی لوگ

کو اکثر و بیشتر علمی اعزازات و تقریبات سے محروم کر دیا گیا تھا۔ گولڈ زیہر
بھی اس قدر نزدیک نہ ہو سکا تھا جتنا کہ وہ بلند پایہ علمی اور تحقیقی کاموں
جن کی دھوم تھا تک غیر کے حلقوں میں بھی ہو رہی تھی خود اس کے
اپنے وطن میں ان کی کوئی قدر نہ تھی یہ زمانہ گولڈ زیہر کے لیے بڑا
صبر آزما تھا 1896 میں بوڈاپسٹ یونیورسٹی نے گولڈ زیہر کو
پروفیسر مقرر کیا تو محض آنریری۔ یعنی پروفیسر کا لقب
رکھنے کے باوجود گولڈ زیہر کو نہ تنخواہ ملتی تھی اور نہ وہ سہولتیں میسر تھیں
جو باتنخواہ پروفیسروں کو حاصل ہوتی ہیں وطن میں یہ معاملہ ان کے ساتھ
اس وقت تھا جبکہ 1889 میں انٹرنیشنل کانگریس آف اورینٹلسٹ
نے گولڈ زیہر کو ان کے علمی اور تحقیقی کارناموں کی قدر افزائی کی
غرض سے ایک طلائی تمغہ عطا کیا اور ۱۸۹۶ میں کیمبرج یونیورسٹی
نے گولڈ زیہر کو ڈبلیو رابرٹسن اسمتھ کی جانشینی کی غرض سے پروفیسر
شپ کی پیشکش کی تھی جس کو خود گولڈ زیہر نے منظور نہیں کیا
۱۳ نومبر ۱۹۲۱ میں ان کا انتقال ہوا۔

تصانیف: ان کی تصانیف کی تعداد طویل ہے ان میں سے چند ذیل میں دی جا رہی ہیں

(۱) فرقہ ظاہریہ، ان کا مذہب اور ان کی تاریخ
(۲) اسلامیات کا مطالعہ: دو جلدوں میں
(۳) اسلامی دینیات و قانون: کلچر
(۴) مذاہب التفسیر الاسلامی۔ یہ تفسیر پر محققانہ کتاب ہے
جس میں قرآن کریم کی تفسیر کے مختلف مناہج پر بڑی محققانہ
بحث کی گئی ہے۔